paper II

نظم اور مثنوی

سوال نمبر ۱ ۔ نظم کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ عام اصطلاح میں نظم کا مطلب وہ شاعری ہے جس میں نئے موضوعات ۔ واقعات ۔ مناظر قدرت مسلسل بیان کئے جاتے ہیں

اس کے علاوہ نظم کا لفظ نثر کے مقابلے میں بھی بولا جاتا ہے یعنی موزوں کلام کو نظم اور غیر موزوں کلام کو نثر کہتے ہیں مثلاً قصیدہ ۔ مثنوی ۔ رباعی ۔ وغیرہ لیکن جب ہم نظم جدید کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے وہ شاعرانہ خیال جو مسلسل ہو اور جس میں ایک ہی خیال پیش کیا گیا ہو ۔ نظم جدید کی ابتدا نظیر اکبرآبادی نے کی ہے ۔ انہوں نے انسانی زندگی ، تہوار ۔ میلوں ٹھیلوں پر بڑی خوبصورت نظمیں لکھیں ۔ انہوں نے عوام پسند

موضوعات کو اپنی شاعری کی بنیاد قرار دیا اور
شاعری کو عام زندگی سے قریب کر دیا اس طرح اردو
زبان کی بھی بہت ترقی ہوئی —

II paper

نظیر اکبر آبادی

classmate
Date
Page

نام ولی محمد اور تخلص نظیر تھا۔ ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں اختلاف ہے 1735ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے اس لئے ابتدائی تعلیم بڑے لاڈ پیار سے ہوئی ان کے والد کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کی وجہ سے دہلی چھوڑ کر آگرہ آ گئے اور اپنے خاندان کے ساتھ آگرہ میں رہنے لگے زندگی بھر بچوں کو پڑھاتے رہے 1830ء میں آگرہ میں انتقال ہوا

نظیر ایک قناعت پسند طبیعت کے مالک تھے شاہی درباروں سے وابستگی نہ ہو سکی ان کے دوست بہت تھے جن میں امیر۔ غریب۔ عالم۔ جاہل۔ ہندو مسلمان سب شامل تھے اور اس کا اثر ان کے کلام میں بھی نظر آتا ہے

نظیر آٹھ زبانیں جانتے تھے۔ کئی علوم و فنون

classmate
Date
Page

سے ماہر تھے ۔ یادداشت بہت اچھی تھی اور معلومات

وسیع ہونے کی وجہ سے بہترین شعر کہتے تھے ۔

نظیر تمام مذہبوں کا احترام کرتے تھے ۔ سب کی

خوشیوں اور غموں میں برابر کے شریک ہوتے تھے اور

سب سے یکساں محبت کرتے تھے ۔ اس لئے انہوں نے عوام

کے دکھ سکھ اور میلوں ۔ ٹھیلوں کو اپنی شاعری کا موضوع

بنایا اور بہت کامیاب نظمیں لکھیں ۔

II paper

classmate
Date
Page

علامہ اقبال

اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے - عربی - فارسی کی
ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی - اس کے بعد مشن ہائی اسکول سے
انٹر کیا - پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی - اے اور ایم - اے
پاس کیا - تعلیم مکمل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج میں پروفیسر
بھی رہے - یورپ سے وکالت پاس کی اور اپنے وطن واپس
آ گئے 1938ء میں لاہور میں انتقال ہوا -

اقبال بچپن سے ہی ہونہار طالب علم تھے - نواب
مرزا داغ ان کو اپنے رنگ میں شعر کہنے کے لئے کہتے تھے لیکن
اقبال نظم کے لئے تھے اور نظم آپ کے لئے

اقبال کی پہلی نظم "ہمالہ" لاہور میں
شائع ہوئی - ان کی نظمیں بہت مقبول ہوئیں - اس
کے علاوہ فارسی کی بہت ساری نظمیں ہیں جن کو اردو

classmate

Date

Page

ادب میں بہت مقبولیت حاصل ہے اور جن کی وجہ

سے اقبال ہمیشہ اردو ادب میں زندہ رہیں گے

—X—

paper II

مثنوی

سوال - مثنوی کسے کہتے ہیں ؟

جواب - مثنوی اس نظم کو کہتے ہیں جس کا ہر شعر دو الگ الگ قافیے میں ہو اور مضمون سلسلے دار ہو - مثنوی میں اشعار کی حد مقرر نہیں ہے - اس قسم کی نظم میں کوئی قصہ یا داستان بیان کی جاتی ہے اس لئے اشعار کی تعداد سیکڑوں سے ہزاروں ہو سکتی ہے - اس کو ہم نظمیہ داستان کہیں تو غلط نہ ہوگا - فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں مثنوی ایک اہم صنف ہے - اس نظم میں جن - پریوں کی داستان - عام انسانوں کی خوشی اور غم - حسن و عشق کے واقعات اور جذبات پیش کئے جاتے ہیں - میدان جنگ کا ہنگامہ - شادی اور موت کی رسمیں - انسانی تہذیب و تمدن کا ذکر - اخلاقی - قومی اور مذہبی تعلیم کے مسائل بیان کئے جاتے ہیں

classmate

Date

Page

مثنوی میں بھی قصیدے کی طرح پانچ اجزائے ترکیبی

ضروری ہیں

(۱) توحید و مناجات

(۲) حاکم کی مدح

(۳) شعر و سخن کی تعریف

(۴) سببِ تالیف

(۵) اصل قصّہ

اس کے علاوہ مثنوی میں ہر دور کا ماحول اور معاشرت

ملتی ہے

—×—

میر حسن

نام میر غلام حسن اور تخلص حسن تھا - دہلی میں پیدا ہوئے
اور ابتدائی تعلیم و تربیت بھی دہلی میں ہوئی - ان دنوں
دہلی کے حالات بہت خراب تھے - سیاسی افراتفری
تھی اس لئے اپنے والد کے ساتھ فیض آباد آ گئے ان کے
والد بھی بہت بڑے شاعر تھے - یہیں وہ اپنی تعلیم و
تربیت میں مشغول ہو گئے - اس کے بعد نواب آصف الدولہ
نے لکھنو آباد کیا تو لکھنو چلے گئے اور زندگی بھر شعر کہتے رہے
میر حسن نے تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی
کی - غزل - رباعی - مرثیے - قصیدے و نعیرہ لکھے - لیکن
مثنوی میں اتنا کمال حاصل کیا کہ "سحر البیان" جیسی
شاہکار مثنوی لکھی - اور اردو ادب میں اپنا نام روشن
کیا - جس نے اردو ادب کی دنیا میں ہل چل مچا دی
یہ مثنوی ان کی زندگی کا بہترین کارنامہ ہے 1786 میں
انتقال ہوا

دیا شنکر نسیم

نام پنڈت دیا شنکر نسیم تخلص تھا۔ 1811ء میں لکھنو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام پنڈت گنگا پرشاد کول تھا۔ نسیم نے ابتدائی تعلیم اردو فارسی میں حاصل کی جیسا کہ زمانے کا دستور تھا۔ شعرائے اردو فارسی ان کی نظر سے گزرا اور ان کی ذہانت و طبیعت نے شاعری کا شوق دل میں پیدا کیا۔ چنانچہ آتش کو اپنا استاد مقرر کیا۔ اور اپنی ذہنی قابلیت کی وجہ سے بہت جلد مشہور ہوگئے

نسیم کا ایک چھوٹا سا دیوان ہے۔ لیکن ان کی مقبولیت اس دیوان سے نہیں ہوئی بلکہ مثنوی "گلزار نسیم" ان کی شہرت کا باعث بنی۔ یہ مثنوی ہر لحاظ سے قابلِ قدر ہے اس کے ایک ایک شعر میں کئی کئی شعر کے مضامین بھر دیئے ہیں۔ انہیں تمام خصوصیات کی وجہ سے مثنوی کے باکمال شاعر کہلائے مگر افسوس تیس سال کی عمر میں 1843ء میں انتقال ہوا

مولانا الطاف حسین حالی

حالی ۱۸۳۷ کو پانی پت میں پیدا ہوئے والد کے انتقال کے بعد ابتدائی تعلیم بڑی مشکل سے ہوئی۔ سترہ سال کی عمر میں ان کی شادی ہوگئی۔ شادی کے بعد نوکری کی تلاش میں دہلی پہنچے جہاں نواب مصطفےٰ خان شیفتہ کے بچوں کو آٹھ سال تک پڑھاتے رہے۔ نواب صاحب خود بھی بہت مشہور شاعر تھے۔ ان کا اثر حالی پر بھی پڑا اور حالی شعر کہنے لگے اور غالب کے شاگرد ہوئے۔ اس کے بعد گورنمنٹ بک ڈپو میں ملازمت کرلی ۱۸۷۷ میں علی گڑھ تشریف لائے جہاں ان کی ملاقات نظام حیدر سے ہوئی ان کی سرکار سے ان کو ۱۰۰ روپئے ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔ حیدرآباد سے آنے کے بعد حالی مستقل پانی پت میں ہی رہنے لگے اور لکھنے پڑھنے کا کام کرتے رہے ۱۹۱۴ میں ۷۷ سال کی عمر میں انتقال ہوا

فیض احمد فیض

نام فیض احمد اور تخلص فیض تھا۔ 1912ء میں سیالکوٹ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اور اسکولوں میں ہوئی اس کے بعد باقاعدہ ایم۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ فیض کو شروع فیض کو شروع سے ہی شعر کہنے کا شوق تھا۔ انہوں نے کئی اداروں اور اخباروں میں بھی کام کیا اور کمیونسٹ پارٹی کے سرگرم رکن بھی تھے۔ اور اسی وجہ سے کئی بار جیل بھی گئے؟

فیض غزل کے شاعر تھے انہوں نے ہر موضوع پر طبع آزمائی کی اور غزل کو وسعت دی اور ترقی پسند شاعر کہلائے فیض کے کلام میں فلسفیانہ جھلک بھی ملتی ہے۔

فیض اپنے ملک و قوم کے لئے دل میں بڑی ہمدردیاں رکھتے تھے وہ ملک کے مسائل اور خاص طور سے جفاکش لوگوں اور مزدوروں سے بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے عمر کا زیادہ حصہ سیاسی۔ سماجی اور شاعری میں گزارا 1984ء میں انتقال ہوا۔

classmate
Date
Page

جوش ملیح آبادی

نام شبیر حسن خاں جوش 1896 میں ملیح آباد میں پیدا ہوئے
اور بچپن ہی میں یتیم ہونے کے بعد حساس طبیعت کو ایک
دھکا لگا اور طالب علمی کے زمانے میں شعر کہنے لگے - چونکہ عربی
اور فارسی میں شروع سے اچھی استعداد تھی - اس لیے میٹرک تک
تک اچھے شاعر ہوگئے - یہ نظم کا دور تھا جوش مزاجاً جوشیلے
تھے اس لیے پر جوش نظمیں کہنے لگے یہاں تک کہ شاعرِ انقلاب
کہلائے - تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد تقریباً دس سال سرکار
نظام سے متعلق رہے پھر تقسیم وطن کے بعد پاکستان چلے
گئے اور وہیں مقیم رہے -

جوش نے غزل، رباعی، اور نظم سب پر طبع آزمائی
کی لیکن ان کو شہرت نظم گوئی کے سبب ہوئی - ان کو زبان
پر اس حد تک قدرت حاصل تھی کہ ایک منظر کو مختلف انداز

میں بیان کرتے ہیں اور حسن زائل نہیں ہوتے پاتا - بعض
وقت جوش تشبیہات ہی سے پوری فضا کو ایک مکمل تصویر
بنا دیتے ہیں - ان کے کلام میں جوش اور زور کا دریا ہر جگہ
موجزن ہے - جس کی وجہ سے پڑھتے وقت ایک خاص
رنگینی دل میں پیدا ہو جاتی ہے -

ملا رموزی

ملا رموزی بھوپال کے ممتاز مزاح نگاروں میں ہوتے ہیں
ان کے مضامین اس زمانے کے معیاری رسائل میں چھپا کرتے
تھے۔ ان کی کئی کتابیں بھی ہیں جن میں عورت ذات،
جس کی لاٹھی اس کی بھینس، گلابی اردو وغیرہ زیادہ مشہور ہیں
لیکن ان کی شہرت کا سبب ان کی گلابی اردو ہے۔ گلابی اردو
سے انھیں انہوں نے اپنی طرز تحریر میں مزاح پیدا کیا ہے
وہ ان کا اپنا خاص رنگ ہے۔ جس کی کوئی تقلید نہیں کر سکا۔
ابتدا میں قرآن کریم کا عربی سے اردو ترجمہ کیا جاتا تھا وہ
بامحاورہ نہیں ہوتا تھا بلکہ لفظی ترجمہ ہوتا تھا جس کو
سمجھنے کے لئے ذہن کو زور لگانا پڑتا تھا۔ انہوں نے بھی اسی
انداز میں مضامین لکھے اور اس کا نام گلابی اردو رکھا۔ کافی
عرصہ تک ان کا یہ انداز کافی مقبول رہا

Date
Page

ملا رموزی کی نظر سماج اور سماج کے طبقات پر بہت گہری ہے اور وہ اس میں سے اپنے لئے ایسے موضوعات کا انتخاب کر لیتے ہیں جہاں دوسروں کی نظر نہیں جاتی مثلاً "گداگر کی بیوی" "فقیروں اور ان کی عورتوں کو سب نے دیکھا ہوگا لیکن ان کی اندرونی زندگی پر نظر شاید ہی کسی کی گئی ہو ملا رموزی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور یہ ثابت کر دیا کہ ان کا قلم چھوٹی چھوٹی سی چیزوں پر لکھنے سے بھی عاجز نہیں اور ایسے بھی وہ اپنے طنزیہ اور مزاحیہ انداز سے دلچسپ بناتے ہیں ـــــ